روسی زبان میں ہیں۔ تاہم انگریزی میں ان کی کتاب Turkestan Down To The Mongol Invasion بہت بلند مقام رکھتی ہے۔

۹۔ موزۂ فرہنگستان علوم شوروی، لینن گراڈ، شمارہ ۲۲۵۲ بحوالہ "قندیہ" حوالہ مذکورہ

۱۰۔ اسماعیل پاشا، اسماء المؤلفین و آثار المصنفین، استانبول (۱۹۵۲ء)، ص ۷۸۳، شاید اسماعیل پاشا پر انحصار کرتے ہوئے مولانا امتیاز علی عرشی نے یہ روایت نقل کی ہے دیکھیے: امتیاز علی عرشی، مقالاتِ عرشی، حوالہ مذکورہ، ص ۲۸۰

وسط ایشیا کی نوآزاد مسلم ریاستیں

مؤلف: کرامت علی خان

ناشر: جنگ پبلشرز، لاہور

صفحات: ۲۰۰

اشاعت: اپریل ۱۹۹۲ء

قیمت: ۷۵ روپے

جناب کرامت علی خان، اپنے بقول ۱۹۴۵ء سے اشتراکی فکر اور اس کے حاصلات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ پچھلے سال جب اشتراکی روس کے خاتمے کا اعلان ہوا تو انہوں نے وسطی ایشیا کے بارے میں لکھنے کا ارادہ کیا تاکہ اہلِ پاکستان نوآزاد مسلم ریاستوں کے ساتھ روابط اور تعلقات کے سلسلے میں امکانات اور خدشات سے آگاہ ہو سکیں۔ ان کے ارادے کی مادی شکل زیر نظر کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ اس میں یوں تو انہوں نے آذربائی جان، تاجکستان، ترکمنستان، قازقستان، کرغیزیہ کے بارے میں بھی بنیادی معلومات فراہم کی ہیں مگر اصلاً کتاب کا بڑا حصہ ازبکستان سے متعلق ہے۔

کتاب کا بڑا حصہ بیانیہ ہے تاہم جہاں مصنف نے واقعات کا تجزیہ کیا ہے، ان کے خیالات غور و فکر کے قابل ہیں۔ انہوں نے بجا طور پر لکھا ہے کہ وسطی ایشیا کی نوآزاد ریاستوں کے حکمرانوں کو "مفت میں حکمرانی ملی ہے اور ان میں بعض تو سوویت روس کے قدیم نمک خوار اور پروردہ ہیں اور آج بھی کمیونسٹ ذہن اور کمیونسٹ پارٹی کا تسلسل ہیں۔" (ص ۳۳) مؤلف کے نزدیک وسطی ایشیا کی نوآزاد ریاستوں سے خوش فہمی کی حد تک توقعات وابستہ کر لینا درست نہیں جب کہ "فیڈریشن آف رشیا" وسطی ایشیا پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کے حق میں نہیں۔ تاہم نوآزاد مسلم ریاستوں کو جس قدر بھی آزادی حاصل ہے اس سے استفادہ کرتے ہوئے مسلم ممالک کو آگے بڑھ کر ان ریاستوں سے تعلقات استوار کرنے چاہییں۔ (اختر راہی)